Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296 *Online ISSN:* 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Economic Challenges of Pakistani Youth and Prophetic Teachings on Trade: An Analytical Study

پاکستانی نوجوانوں کے معاشی چیلنجز اور نبوی تعلیماتِ تجارت: امکانات، اصول اور اطلاقات کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Muhammad Jamshaid
Assistant Professor, Department of Basic Sciences & Humanities, CECOS University, Peshawar, Pakistan
jamshed@cecos.edu.pk
Inayat ur Rehman
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila, Pakistan
inayat.ur.rehman@hitecuni.edu.pk
Khaleel ur Rehman
PhD Scholar Department of Islamic Studies HITEC University. Taxila, Pakistan
abuaashi82@gmail.com

Abstract

Pakistani youth face a range of economic challenges, including unemployment, inflation, financial insecurity, limited entrepreneurial opportunities, and unethical commercial practices. These challenges hinder their economic empowerment and self-reliance. The commercial teachings of Prophet Muhammad ﷺ, as reflected in his Seerah, provide ethical and practical guidelines for addressing such challenges. This study analytically examines the economic difficulties faced by Pakistani youth and explores the principles, prospects, and contemporary applications of Prophetic teachings on trade. Drawing on Islamic sources and selected examples from Pakistani markets, the study investigates the relevance of principles such as honesty, trustworthiness, fairness, transparency, fulfillment of contractual obligations, and social responsibility to contemporary economic life. It also explores how these principles can promote ethical entrepreneurship, responsible business practices, and greater economic self-reliance among young people. The study argues that applying Prophetic commercial teachings can provide an important ethical framework for responding to youth economic challenges, although their practical effectiveness also depends on supportive economic policies, access to resources, and viable employment and business opportunities. It concludes that integrating Prophetic values into commercial education and entrepreneurial practices can contribute to youth empowerment and a more just and responsible economic environment in Pakistan.

Keywords: Pakistani Youth, Economic Challenges, Prophetic Teachings on Trade, Seerah, Islamic Business Ethics, Ethical Entrepreneurship, Economic Empowerment.

تمہید

نوجوان کسی بھی معاشرے کا ایک متحرک، تخلیقی اور باصلاحیت طبقہ ہوتے ہیں، جن کی صلاحیتیں معاشی ترقی، سماجی استحکام اور قومی خوش حالی کے امکانات سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ کسی ملک کی مستقبل کی قیادت، پیداواری قوت، کاروباری سرگرمیوں اور معاشی خود

انحصاری میں نوجوان نسل کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ تاہم پاکستان میں نوجوانوں کو بے روزگاری، مہنگائی، معاشی عدم استحکام، محدود کاروباری مواقع، سرمایہ اور وسائل تک ناکافی رسائی اور معاشی عدم مساوات جیسے متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان مسائل کے اثرات صرف نوجوانوں کی انفرادی معاشی زندگی تک محدود نہیں رہتے، بلکہ ان کی خود اعتمادی، سماجی حیثیت، خاندانی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور قومی ترقی میں مؤثر شرکت کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ مزید برآں، تجارتی معاملات میں بد دیانتی، دھوکا دہی، ناجائز منافع خوری اور غیر منصفانہ کاروباری رویے معاشی مشکلات کو مزید پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ اس تناظر میں نوجوانوں کے معاشی مسائل کا جائزہ لینا اور ان کے حل کے لیے اخلاقی اصولوں اور عملی امکانات کی نشان دہی کرنا ایک اہم علمی اور سماجی ضرورت ہے۔

اسلام ایک جامع ضابطۂ حیات کی حیثیت سے انسانی زندگی کے انفرادی، اجتماعی، معاشی اور اخلاقی پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی میں معاشی سرگرمیوں، کسبِ معاش، تجارت، لین دین اور مالی معاملات سے متعلق ایسے اصول بیان کیے گئے ہیں جو معاشی ترقی کو اخلاقی ذمہ داری اور سماجی انصاف کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔ حلال ذرائع سے روزی کا حصول، محنت و جدوجہد، صدق و امانت، باہمی رضامندی، عدل و انصاف، معاملات میں شفافیت اور حقوق العباد کی رعایت ان بنیادی اقدار میں شامل ہیں جن پر اسلامی معاشی تعلیمات استوار ہیں۔ ان اصولوں کی عملی اور مؤثر مثال سیرتِ نبوی میں نمایاں طور پر ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت سے قبل تجارتی سرگرمیوں میں صدق و امانت اور حسنِ معاملہ کا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا، جب کہ بعثت کے بعد آپ ﷺ نے معاشی معاملات کے لیے ایسے اخلاقی و قانونی اصول واضح فرمائے جن کا مقصد معاشی سرگرمیوں کو استحصال، فریب اور ناانصافی سے محفوظ رکھنا تھا۔ اس اعتبار سے نبوی تعلیماتِ تجارت محض کاروباری آداب کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک ایسے معاشی رویے کی تشکیل کا ذریعہ ہیں جس میں ذاتی منفعت کے ساتھ دوسروں کے حقوق اور اجتماعی فلاح کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

عصرِ حاضر میں پاکستانی نوجوانوں کے معاشی چیلنجز کا حل تلاش کرتے ہوئے سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات کا مطالعہ خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ ان تعلیمات میں دیانت دارانہ کاروبار، جائز منافع، وعدوں کی پابندی، ناپ تول میں انصاف، دھوکا دہی سے اجتناب، محنت اور ذمہ دارانہ معاشی طرزِ عمل کے ایسے اصول موجود ہیں جو نوجوانوں کی عملی زندگی کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ ان اصولوں کی روشنی میں نوجوانوں میں کاروباری دیانت، مالی ذمہ داری، خود انحصاری اور مثبت کاروباری رجحانات کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح چھوٹے کاروبار، خود روزگاری اور کاروباری شراکت داری کے میدانوں میں نبوی رہنمائی کو بروئے کار لانے سے نوجوانوں کو دستیاب معاشی امکانات سے بہتر طور پر استفادہ کرنے کی ترغیب مل سکتی ہے۔ تاہم یہ امر بھی پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ اخلاقی تعلیمات کی افادیت کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے معاشی مسائل کے حل کے لیے تعلیم و تربیت، مالی وسائل تک رسائی، روزگار کے مواقع اور معاون معاشی پالیسیوں کی ضرورت بھی اہم ہے۔ چنانچہ نبوی تعلیماتِ تجارت کا معاصر اطلاق اسی وقت زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے جب اخلاقی اصولوں کو عملی معاشی ضروریات اور موجودہ حالات کے ساتھ مربوط کیا جائے۔

زیرِ نظر تحقیق "پاکستانی نوجوانوں کے معاشی چیلنجز اور نبوی تعلیماتِ تجارت :امکانات، اصول اور اطلاقات کا تجزیاتی مطالعہ "اسی علمی ضرورت کے پیشِ نظر مرتب کی گئی ہے۔ اس تحقیق میں پاکستانی نوجوانوں کو درپیش نمایاں معاشی چیلنجز کا جائزہ لیتے ہوئے سیرتِ نبوی میں موجود تجارتی تعلیمات اور معاشی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا۔ بالخصوص یہ واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ نبوی تعلیماتِ تجارت کی روشنی میں نوجوانوں کے معاشی مسائل کو کس حد تک سمجھا جا سکتا ہے، ان تعلیمات میں کون سے بنیادی اصول معاصر معاشی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں، اور ان اصولوں کو نوجوانوں کی کاروباری و معاشی سرگرمیوں میں کس طرح بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ تحقیق کا مقصد محض معاشی مسائل کی نشان دہی یا نبوی تعلیمات کے عمومی فضائل بیان کرنا نہیں، بلکہ ان دونوں کے مابین علمی و عملی تعلق واضح کرتے ہوئے ایسے امکانات اور قابلِ عمل تجاویز سامنے لانا ہے جو نوجوانوں میں معاشی خود انحصاری، ذمہ دارانہ کاروباری رویوں اور اخلاقی شعور کے فروغ میں معاون ثابت ہوں۔ اس طرح یہ مطالعہ سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات کو پاکستانی نوجوانوں کے موجودہ معاشی تناظر میں سمجھنے اور ان کے عملی اطلاق کے امکانات کا جائزہ لینے کی ایک علمی کوشش ہے۔

سوالاتِ تحقیق

1. پاکستانی نوجوانوں کو درپیش نمایاں معاشی چیلنجز کیا ہیں اور ان کے بنیادی اسباب و اثرات کیا ہیں؟
2. نبوی تعلیماتِ تجارت پاکستانی نوجوانوں کی معاشی خود انحصاری، کاروباری صلاحیتوں اور اخلاقی شعور کے فروغ میں کس طرح معاون ہو سکتی ہیں؟
3. نبوی تعلیماتِ تجارت کے معاصر اطلاق کے کیا امکانات ہیں، اور ان کے عملی نفاذ میں کون سے مسائل اور رکاوٹیں حائل ہیں؟
4. پاکستانی نوجوانوں کے معاشی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے سیرتِ نبوی کی روشنی میں کون سی قابلِ عمل تجاویز اور حکمتِ عملیاں اختیار کی جا سکتی ہیں؟

منہجِ تحقیق

زیرِ نظر تحقیق میں تجزیاتی اور اطلاقی مناہجِ تحقیق اختیار کیے گئے ہیں۔ تحقیق کے نظریاتی و علمی پہلوؤں کی وضاحت کے لیے قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ، کتبِ سیرت اور اسلامی معاشی و تجارتی تعلیمات سے متعلق مستند علمی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان مصادر کی روشنی میں کسبِ معاش، تجارت، دیانت، امانت، عدل، شفافیت اور کاروباری ذمہ داری سے متعلق نبوی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ پاکستانی نوجوانوں کو درپیش معاشی چیلنجز اور موجودہ تجارتی صورتِ حال کا جائزہ لے کر ان اصولوں کے معاصر اطلاق کے امکانات کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں تحقیق میں پاکستان کی منتخب منڈیوں سے متعلق مشاہدات، سروے نتائج یا دیگر میدانی شواہد شامل ہیں، وہاں ان کا تجزیہ بھی نبوی تعلیماتِ تجارت کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ اس منہج کا بنیادی مقصد نبوی تجارتی اصولوں

اور پاکستانی نوجوانوں کے معاشی مسائل کے مابین تعلق واضح کرنا اور ایسے عملی امکانات و تجاویز پیش کرنا ہے جو نوجوانوں کی معاشی خود انحصاری، اخلاقی کاروباری رویوں اور ذمہ دارانہ معاشی سرگرمیوں کے فروغ میں معاون ثابت ہو سکیں۔

مبحث اول: پاکستانی نوجوانوں کے معاشی چیلنجز اور ان کے اسباب و اثرات

عصر حاضر میں نوجوان نسل کو معاشی میدان میں جن مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے، وہ صرف انفرادی سطح تک محدود نہیں بلکہ قومی ترقی، سماجی استحکام اور معاشی خوشحالی پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ پاکستان سمیت ترقی پذیر ممالک میں نوجوان آبادی کا بڑا حصہ روزگار، کاروبار، سرمایہ، مہارت اور معاشی تحفظ کے مسائل سے دوچار ہے۔ ان چیلنجز کا اثر نہ صرف نوجوانوں کی معاشی زندگی پر پڑتا ہے بلکہ ان کے فکری، اخلاقی اور سماجی رویوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ چنانچہ نوجوان نسل کو درپیش معاشی مسائل کا جائزہ لینا اور ان کے اسباب و اثرات کو سمجھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

موجودہ دور میں نوجوان نسل متعدد معاشی مسائل سے دوچار ہے جن میں بے روزگاری، کاروباری مواقع کی محدود دستیابی، مہنگائی اور بڑھتا ہوا معاشی دباؤ نمایاں ہیں۔[i] اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے باوجود روزگار کے مواقع میں متناسب اضافہ نہ ہونے کے باعث لاکھوں نوجوان بے روزگاری، احساسِ محرومی اور معاشی غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دوسری جانب سرمایہ، کاروباری تربیت، رہنمائی اور مالی وسائل کی کمی نوجوانوں کی خود روزگاری اور کاروباری سرگرمیوں میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہے، جبکہ معاشرتی رجحانات بھی تجارت کے بجائے ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ نیز مہنگائی اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ نوجوانوں کی معاشی مشکلات میں مزید اضافہ کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں آمدنی اور اخراجات میں عدم توازن، ذہنی دباؤ اور مستقبل کے حوالے سے بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ یوں یہ تمام عوامل نوجوانوں کی معاشی خود مختاری، سماجی استحکام اور مثبت کردار کی راہ میں اہم رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔[ii] اسی طرح نوجوان نسل کو درپیش معاشی مسائل صرف بے روزگاری، مہنگائی اور محدود کاروباری مواقع تک محدود نہیں بلکہ ان کے ساتھ اخلاقی اور فکری بحران بھی گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ معاشی میدان میں دیانت، امانت، شفافیت اور انصاف جیسی اسلامی اقدار کی کمزوری کے باعث ناجائز منافع خوری، دھوکہ دہی، بدعنوانی اور غیر قانونی ذرائع آمدن جیسے رجحانات فروغ پا رہے ہیں، جو نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہیں۔ نیز سیرتِ نبوی میں موجود تجارت، کسبِ معاش، دیانت، امانت اور عدل سے متعلق جامع رہنمائی سے عدم واقفیت بھی نوجوانوں کی معاشی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔[iii] حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ معاشی سرگرمیوں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو درپیش معاشی چیلنجز کے پائیدار حل کے لیے محض معاشی اصلاحات کافی نہیں، بلکہ سیرتِ نبوی کی روشنی میں اخلاقی، فکری اور عملی تربیت کو بھی بنیادی اہمیت دینا ناگزیر ہے۔

مبحث دوم: سیرتِ نبوی ﷺ میں کسبِ معاش اور تجارت کا تصور و اہمیت

اسلام نے انسانی زندگی کے معاشی پہلو کو بنیادی اہمیت دیتے ہوئے رزقِ حلال کے حصول کو دینی، اخلاقی اور سماجی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی محنت، دیانت، امانت، عدل اور جائز ذرائع آمدن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور معاشی سرگرمی کو محض دولت کے حصول کے بجائے فرد اور معاشرے کی فلاح کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی طرف سے باقاعدہ تربیت اور رہنمائی دی گئی ہے کہ

"مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ"[iv]

"کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا۔"

معاشی سرگرمیوں کے ضمن میں سیرتِ نبوی ایک جامع اور قابلِ تقلید عملی نمونہ ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ اس حقیقت کی مظہر ہے کہ معاشی خود کفالت، دیانت و امانت، صدق و شفافیت، حسنِ معاملہ اور خدمتِ خلق اسلامی تجارت کے بنیادی ستون ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی ذاتِ اقدس کو اہلِ ایمان کے لیے بہترین نمونۂ عمل قرار دیا ہے[v]، تاکہ زندگی کے ہر شعبے، بالخصوص معاشی اور تجارتی معاملات میں آپ کی تعلیمات اور عملی اسوہ سے رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ چنانچہ آپ کی تعلیمات زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں، بالخصوص معاشی معاملات، کسبِ معاش، تجارت، دیانت، امانت اور عدل و انصاف میں بھی مسلمانوں کے لیے کامل اور دائمی نمونہ ہے۔ لہٰذا موجودہ دور میں نوجوان نسل کو درپیش معاشی اور اخلاقی چیلنجز کے مؤثر حل کے لیے سیرتِ نبوی کی معاشی تعلیمات ایک جامع، متوازن اور قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں، جو نہ صرف معاشی استحکام بلکہ اخلاقی کردار اور سماجی فلاح کی بھی ضامن ہیں۔

تجارتِ نبوی کا پس منظر

بعثتِ نبوی ﷺ سے قبل مکہ مکرمہ جزیرۂ عرب کا ایک نمایاں تجارتی مرکز شمار ہوتا تھا۔ اس کی جغرافیائی اہمیت، امن و امان کی فضا اور بیت اللہ کی موجودگی نے اسے بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیا تھا۔ قریش مختلف موسموں میں اپنے تجارتی قافلے لے کر شمال میں شام اور جنوب میں یمن کا سفر کرتے تھے، جس کے نتیجے میں انہیں وسیع تجارتی روابط اور معاشی استحکام حاصل تھا۔ قرآنِ کریم نے بھی قریش کی ان تجارتی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ، إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ"[vi]

"چونکہ قریش کو (امن و اطمینان کے ساتھ) مانوس کر دیا گیا، یعنی ان کے لیے جاڑے اور گرمی کے تجارتی سفروں کو معمول بنا دیا گیا۔"

ایسے ماحول میں رسول اللہ نے بھی نوجوانی ہی میں تجارت کو ذریعۂ معاش اختیار کیا اور اپنی غیر معمولی دیانت، امانت، صدق اور حسنِ معاملہ کی بنا پر "الصادق" اور "الامین" کے القابات سے مشہور ہوئے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے تجارتی معاملات کو نہایت مہارت اور امانت کے ساتھ انجام دے کر آپ نے اپنی اعلیٰ تجارتی صلاحیتوں کا عملی ثبوت پیش کیا[vii]۔ بعثت کے بعد آپ نے تجارت کو محض مالی

منفعت کا ذریعہ نہیں رہنے دیا بلکہ اسے دیانت، عدل، امانت اور خدمتِ خلق جیسے اعلیٰ اخلاقی اصولوں سے وابستہ کر کے ایک ایسی معاشی سرگرمی کی صورت دی جو فرد اور معاشرے دونوں کی فلاح کا ضامن ہے۔[viii]

کسبِ حلال کی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں کسبِ حلال کو دینی، اخلاقی اور معاشرتی زندگی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی جائز ذرائع سے رزق حاصل کرنے کی ترغیب دیتے اور حرام کمائی سے سختی سے منع کرتے ہیں، ارشاد ہے:

" يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا"[ix]

"اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں، ان میں سے کھاؤ۔"

یہ آیت اس امر کی بنیادی دلیل ہے کہ اسلام صرف رزق حاصل کرنے کا نہیں بلکہ حلال اور پاکیزہ رزق حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام

کے نزدیک حقیقی معاشی ترقی وہی ہے جو دیانت، امانت اور شرعی اصولوں پر قائم ہو۔ ناجائز ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدن کو پسند نہیں کیا گیا، ارشاد باری ہے:

"وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"[x]

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔"

یہ آیت حرام کمائی، دھوکہ دہی، رشوت اور دیگر ناجائز مالی ذرائع کی ممانعت کی اصل بنیاد ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنی عملی زندگی کے ذریعے حلال کمائی، خودداری اور محنت کی عظمت کو اجاگر کیا، ارشاد نبوی ہے:

"لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا"[xi]

اور واضح فرمایا کہ پاکیزہ رزق انسان کی عبادات، اخلاق اور معاشرتی اعتماد کا بنیادی ذریعہ ہے۔ موجودہ دور میں جب ناجائز ذرائع آمدن اور غیر اخلاقی معاشی رویے بڑھ رہے ہیں، کسبِ حلال کا تصور نوجوانوں کے لیے مزید اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ یہی انفرادی کردار، معاشی استحکام اور سماجی فلاح کی مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

محنت، خود انحصاری اور معاشی سرگرمی

سیرتِ نبوی میں محنت، خود انحصاری اور جائز معاشی سرگرمی کو باعزت زندگی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ نے اپنی عملی زندگی میں محنت، تجارت اور کسبِ معاش کے ذریعے یہ نمونہ پیش فرمایا کہ اسلام جائز روزگار، خودداری اور دوسروں پر غیر ضروری انحصار سے اجتناب کی تعلیم دیتا ہے، بلکہ پاکیزہ رزق انسان کی عبادات کی قبولیت، اخلاقی پاکیزگی اور معاشرتی اعتماد کی بنیاد ہے۔[xii] اسلامی تصورِ معیشت کے مطابق محنت اور معاشی خود انحصاری نہ صرف فرد کی عزتِ نفس اور معاشی استحکام کا ذریعہ ہیں بلکہ معاشرے کی ترقی اور روزگار کے مواقع میں اضافے کا بھی سبب بنتے ہیں۔ موجودہ دور میں، جب نوجوان بے روزگاری اور محدود ملازمتوں جیسے چیلنجز سے

دوچار ہیں، سیرتِ نبوی انہیں محنت، مہارت، دیانت اور کاروباری سرگرمیوں کو اختیار کر کے معاشی خود کفالت حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس طرح سیرتِ طیبہ ایک ایسے متوازن معاشی نظام کی رہنمائی فراہم کرتی ہے جس کی بنیاد رزقِ حلال، محنت، خود انحصاری اور سماجی ذمہ داری پر استوار ہے۔

مبحث سوم: نبوی تعلیماتِ تجارت کے بنیادی اصول اور ان کی عصری معنویت

پیغمبر اسلام نے اپنے ارشادات اور عملی نمونے کے ذریعے ایسے تجارتی اصول عطا فرمائے جن کی بنیاد دیانت، امانت، صدق، عدل اور خدمتِ خلق پر استوار ہے۔ یہی اصول فرد کی معاشی کامیابی کے ساتھ معاشرے میں اعتماد، انصاف اور خوشحالی کو فروغ دیتے ہیں۔ عصر حاضر میں جب معاشی میدان مختلف اخلاقی اور معاشی چیلنجز سے دوچار ہے، سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات نوجوان نسل کے لیے ایک جامع اور قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

دیانت و امانت

دیانت اور امانت سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات کا بنیادی ستون ہیں۔ آپ کی زندگی اس حقیقت کی عملی تفسیر ہے کہ تجارت میں حقیقی کامیابی اعتماد، دیانت اور وعدوں کی پابندی سے حاصل ہوتی ہے۔[xiii] اسلامی تعلیمات کے مطابق تاجر اگر لین دین، معلومات اور معاملات میں امانت دار ہو تو معاشی نظام میں اعتماد اور استحکام پیدا ہوتا ہے، جبکہ خیانت اور بد دیانتی بازار کے نظم اور سماجی اعتماد کو نقصان پہنچاتی ہے۔ موجودہ دور میں بھی نوجوان کاروباری افراد کے لیے پائیدار کامیابی کا راستہ دیانت، امانت اور حسنِ معاملہ ہی سے وابستہ ہے۔

صدق و شفافیت

صدق اور شفافیت اسلامی تجارتی نظام کے بنیادی اصول ہیں۔ رسول اللہ نے خرید و فروخت میں سچائی، مال کے عیوب و اوصاف کی وضاحت اور ہر قسم کی دھوکہ دہی سے اجتناب کی تعلیم دی۔[xiv] شفاف تجارتی نظام فریقین کے حقوق کا تحفظ کرتا، اعتماد کو فروغ دیتا اور معاشی استحکام کا باعث بنتا ہے۔ اگر نوجوان ان اصولوں کو اپنی کاروباری زندگی کا حصہ بنائیں تو وہ نہ صرف صارفین کا اعتماد حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ایک مضبوط اور باوقار کاروباری شناخت بھی قائم کر سکتے ہیں۔

عدل و انصاف

عدل و انصاف اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی اصول ہے اور سیرتِ نبوی میں اس کی عملی تطبیق نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ آپ نے تمام

معاشی معاملات میں انصاف کو لازمی قرار دیا اور ہر قسم کی ناانصافی، حق تلفی اور استحصال کی حوصلہ شکنی فرمائی۔ خرید و فروخت، اجرت، قرض، شراکت اور دیگر تجارتی معاملات میں انصاف کے اصولوں کی پابندی اسلامی معاشی نظام کی اساس ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ہر فرد کو اس کا حق دیا جائے اور کسی بھی فریق کے ساتھ امتیازی یا ظالمانہ رویہ اختیار نہ کیا جائے۔ ناپ تول میں کمی، اجرت کی ادائیگی میں

تاخیر، قیمتوں میں غیر منصفانہ اضافہ اور کمزور طبقات کے حقوق کو نظر انداز کرنا انصاف کے منافی امور ہیں۔ آپ نے ایسے تمام رویوں کی اصلاح فرمائی اور معاشرے میں عدل و توازن کے قیام کو فروغ دیا۔[xv]

نوجوان نسل کے لیے عدل و انصاف کی یہ تعلیمات اس اعتبار سے اہم ہیں کہ مستقبل کے کاروباری، تاجرانہ اور انتظامی کردار انہی کے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اگر وہ اپنی معاشی سرگرمیوں کو انصاف اور حق شناسی کے اصولوں پر استوار کریں تو معاشرے میں معاشی استحکام اور باہمی اعتماد کو فروغ مل سکتا ہے۔

استحصال اور دھوکہ دہی کی ممانعت

اسلام نے ہر اس معاشی طرزِ عمل کو ممنوع قرار دیا ہے جس میں کسی فرد یا طبقے کا استحصال، دھوکہ یا ناجائز فائدہ شامل ہو۔ سیرتِ نبوی میں دھوکہ دہی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت پیدا کرنے، جھوٹے دعووں اور ناجائز منافع خوری کی واضح مذمت کی گئی ہے۔ آپ نے بازار کے ماحول کو ایسی منفی سرگرمیوں سے پاک رکھنے کے لیے عملی اقدامات کیے اور تاجروں کو اخلاقی ذمہ داریوں کا احساس دلایا[xvi]۔

استحصال کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے معاشرے میں اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور معاشی سرگرمیاں عدم استحکام کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جب صارفین، مزدور یا کمزور طبقات اپنے حقوق سے محروم ہوتے ہیں تو معاشی ناہمواری اور سماجی بے چینی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیرتِ نبوی ایک ایسے معاشی نظام کی تعلیم دیتی ہے جس میں تمام فریقوں کے حقوق محفوظ ہوں اور کسی کو ناجائز طور پر نقصان نہ پہنچایا جائے۔ عصر حاضر میں نوجوان کاروباری افراد کے لیے یہ تعلیمات خصوصی اہمیت رکھتی ہیں، کیونکہ جدید تجارتی ماحول میں مارکیٹنگ، اشتہارات اور مسابقت کے مختلف طریقے بعض اوقات اخلاقی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ سیرتِ نبوی نوجوانوں کو یہ شعور دیتی ہے کہ حقیقی کامیابی دوسروں کو نقصان پہنچانے میں نہیں بلکہ انصاف اور دیانت کے ساتھ کاروبار کرنے میں ہے۔

سماجی ذمہ داری

سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات کا ایک اہم پہلو سماجی ذمہ داری کا تصور ہے۔ اسلام میں تجارت کا مقصد صرف ذاتی منفعت کا حصول نہیں بلکہ

معاشرے کی مجموعی فلاح اور انسانی خدمت بھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى"[xvii]

"اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔"

یہ آیت اس اصول کی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ معاشی سرگرمیاں بھی خیر، تعاون اور اجتماعی فلاح کے تابع ہونی چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تاجروں کو اس بات کی تعلیم دی کہ وہ اپنی معاشی سرگرمیوں کے سماجی اثرات کو مدنظر رکھیں اور معاشرے کے کمزور طبقات کے حقوق کا خیال رکھیں۔[xviii] اسلامی معاشی فکر میں زکوٰۃ، صدقات، خیرات، حسنِ سلوک اور ضرورت مندوں کی مدد کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ تمام امور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسلام دولت کو محض انفرادی ملکیت نہیں سمجھتا بلکہ اسے ایک ایسی امانت

قرار دیتا ہے جس کے ساتھ معاشرتی ذمہ داریاں بھی وابستہ ہیں۔[xix] آپ کی زندگی میں ہمیں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں جو ایثار، سخاوت، تعاون اور سماجی فلاح کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں نوجوان تاجروں اور کاروباری افراد کے لیے سماجی ذمہ داری کا تصور مزید اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ کاروباری اداروں اور تاجروں کا کردار صرف منافع کمانے تک محدود نہیں بلکہ روزگار کی فراہمی، صارفین کے حقوق کے تحفظ، ماحولیات کے احترام اور معاشرتی بہبود میں بھی نمایاں ہونا چاہیے۔ سیرتِ نبوی کی تعلیمات نوجوانوں کو یہی پیغام دیتی ہیں کہ معاشی کامیابی اسی وقت بامعنی اور پائیدار ہو سکتی ہے جب اس کے ساتھ انسانی خدمت اور معاشرتی ذمہ داری کا احساس بھی موجود ہو۔ حاصلِ بحث یہ ہے کہ سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات ایک ایسے متوازن معاشی نظام کی بنیاد فراہم کرتی ہیں جس میں دیانت و امانت، صدق و شفافیت، عدل و انصاف، استحصال سے اجتناب اور سماجی ذمہ داری کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہی اصول نوجوان نسل کے معاشی چیلنجز کے حل، کاروباری اخلاقیات کے فروغ اور ایک صحت مند و مستحکم معاشی ماحول کے قیام میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔[xx]

مبحث چہارم: پاکستانی نوجوانوں کے معاشی چیلنجز کے حل میں نبوی تعلیماتِ تجارت کے اطلاقات اور امکانات

موجودہ دور میں نوجوان نسل کو جو معاشی چیلنجز درپیش ہیں ان کا ذکر پہلے بیان ہو چکا ہے، ان حالات نے نوجوانوں کو متبادل معاشی راستوں کی طرف متوجہ کیا ہے، جن میں منڈیوں کی تجارت، چھوٹے کاروبار، ہول سیل و ریٹیل مارکیٹس اور زرعی سپلائی چین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اسی پس منظر میں سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات محض اخلاقی رہنمائی نہیں رہتیں بلکہ ایک عملی معاشی ماڈل کی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں جو نوجوانوں کو نہ صرف رزقِ حلال کی طرف رہنمائی دیتی ہیں بلکہ انہیں معاشی استحکام، اعتماد اور سماجی اعتبار بھی فراہم کرتی ہیں۔

منتخب منڈیوں (زرعی، پھل و سبزی، اور تھوک بازار) کو اس تحقیق میں اس لیے بطورِ نمونہ لیا گیا ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ نوجوان نسل ان حقیقی معاشی میدانوں میں کن چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے اور سیرتِ نبوی کی تعلیمات ان مسائل کا کس حد تک حل پیش کرتی ہیں۔

اہم مشاہدات اور سروے نتائج

منتخب منڈیوں کے مشاہدات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نوجوان تاجر طبقہ معاشی سرگرمیوں میں فعال تو ہے، لیکن وہ متعدد ساختی اور اخلاقی مسائل کا شکار ہے۔ ایک طرف ایسے نوجوان موجود ہیں جو محدود سرمایہ، کمزور نیٹ ورک اور غیر مستحکم مارکیٹ حالات کے باوجود دیانت اور محنت کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں، مگر انہیں بڑے تاجران کے مقابلے میں کمزور پوزیشن، معلوماتی عدم توازن اور قیمتوں کے غیر منصفانہ دباؤ کا سامنا ہے۔ دوسری طرف ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ نوجوانوں کی اکثریت کاروباری تربیت اور اسلامی اخلاقی معیارات سے مکمل آگاہی نہیں رکھتی، جس کے باعث بعض اوقات وہ غیر شفاف مارکیٹ رویوں یا وقتی منافع کے دباؤ کا شکار ہو

جاتے ہیں۔ یہ مشاہدات اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ نوجوان نسل کا اصل مسئلہ صرف معاشی وسائل کی کمی نہیں بلکہ اخلاقی رہنمائی، مارکیٹ اسکلز اور سیرتی تجارتی شعور کی کمی بھی ہے۔

سیرتِ نبوی میں مذکور تجارتی اصول نوجوان تاجروں کے لیے ایک مکمل اخلاقی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ تاہم زمینی حقیقت یہ ہے کہ تجارتی منڈیوں میں ان اصولوں پر عمل درآمد یکساں نہیں۔ نوجوان طبقہ خصوصاً دوبڑے دباؤ کا شکار ہے: اولاً معاشی بقا اور مسابقت کا دباؤ، اور ثانیاً مارکیٹ میں موجود غیر منظم کاروباری روایات۔ ان دونوں عوامل کے درمیان بعض نوجوان اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہیں جبکہ بعض عملی مجبوریوں یا تربیت کی کمی کے باعث سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں سیرتِ نبوی کی تعلیمات نوجوانوں کے لیے محض نظری اصول نہیں رہتیں بلکہ ایک اخلاقی سپورٹ سسٹم بن جاتی ہیں جو انہیں معاشی دباؤ کے باوجود اصولی رویہ اختیار کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

نوجوانوں کے لیے مواقع اور رکاوٹیں

منتخب تجارتی منڈیوں میں نوجوان نسل کے لیے معاشی مواقع واضح طور پر موجود ہیں، خصوصاً زرعی سپلائی چین، ہول سیل ٹریڈ، اور مڈل مین بزنس ماڈلز میں۔ ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور آن لائن ٹریڈ نے بھی ان کے لیے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ تاہم ان مواقع کے ساتھ کئی بنیادی رکاوٹیں بھی موجود ہیں۔ سب سے اہم رکاوٹ معاشی غیر یقینی صورتحال ہے جو نوجوان کو طویل المدتی منصوبہ بندی سے روکتی ہے۔ اس کے علاوہ سرمائے کی کمی، مارکیٹ انفارمیشن تک محدود رسائی، اور غیر منصفانہ تجارتی رویے بھی ان کی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ نیز ایک اہم مسئلہ اخلاقی و دینی تجارتی تربیت کا فقدان ہے، جس کے باعث نوجوان نہ تو سیرتِ نبوی کے تجارتی اصولوں کو عملی ماڈل کے طور پر اپناتے ہیں اور نہ ہی انہیں مارکیٹ میں بطور طاقت استعمال کر پاتے ہیں۔

نتیجتاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ نوجوان نسل کے معاشی چیلنجز کا حل صرف مالی یا پالیسی سطح پر ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے اخلاقی، سیرتی اور تربیتی اصلاح ناگزیر ہے۔ منتخب منڈیوں کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ جہاں سیرتِ نبوی کی تجارتی تعلیمات پر عمل ہوتا ہے وہاں نہ صرف معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے بلکہ نوجوانوں میں اعتماد اور کاروباری پائیداری بھی فروغ پاتی ہے۔ لہٰذا اگر سیرتِ نبوی کے تجارتی اصولوں کو نوجوان نسل کی عملی تربیت، مارکیٹ اصلاحات اور تعلیمی نصاب میں مؤثر طور پر شامل کر دیا جائے تو موجودہ معاشی چیلنجز کو ایک مثبت اور تعمیری معاشی نظام میں بدلا جا سکتا ہے۔

عصرِ حاضر میں نوجوان طبقہ شدید معاشی دباؤ، بے روزگاری، مہنگائی، غیر یقینی روزگار کے مواقع اور غیر منصفانہ معاشی نظام جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ یہ صورتِ حال نہ صرف ان کی معاشی ترقی کو متاثر کرتی ہے بلکہ ان کے اخلاقی و سماجی رویوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے معاشی مسئلہ محض وسائل کی کمی کا نام نہیں بلکہ اس کے ساتھ تربیت، اخلاق، مہارت اور نظامی انصاف کا پہلو بھی وابستہ ہے۔ سیرتِ نبوی اس حوالے سے ایک جامع، متوازن اور عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے جس میں معاشی جدوجہد کو

عبادت، دیانت اور ذمہ داری کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس مبحث میں نوجوان نسل کے معاشی مسائل کا حل سیرتِ نبوی کی روشنی میں پانچ بنیادی زاویوں سے پیش کیا جارہا ہے۔

1۔ معاشی تربیت

سیرتِ نبوی میں معاشی تربیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ ایک مضبوط معیشت کی بنیاد صرف وسائل پر نہیں بلکہ اخلاقی اور فکری تربیت پر قائم ہوتی ہے۔ رسول اللہ نے تجارت اور معاشی معاملات میں سچائی، امانت، وعدے کی پاسداری اور شفافیت کو بنیادی اصول کے طور پر متعارف کروایا۔[xxi]

نوجوان نسل کا ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عملی معاشی سرگرمیوں میں داخل تو ہو رہی ہے لیکن انہیں منظم اخلاقی اور پیشہ ورانہ تربیت حاصل نہیں۔[xxii] نتیجتاً وہ وقتی منافع، غیر یقینی کاروباری فیصلوں اور غیر شفاف رویوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سیرتِ نبوی اس خلا کو اس اصول کے ذریعے پُر کرتی ہے کہ معاشی تربیت محض مہارت نہیں بلکہ کردار سازی کا نام ہے۔ اس تناظر میں نوجوانوں کے لیے ایسے تربیتی پروگرامز ضروری ہیں جو معاشی مہارت کے ساتھ ساتھ دینی اخلاقیات کو بھی شامل کریں۔

2۔ کاروباری اخلاقیات

سیرتِ نبوی میں کاروباری اخلاقیات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسی لیے رسول اللہ نے دیانت و امانت کے ساتھ تجارت کرنے والے شخص کی غیر معمولی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔[xxiii] جس سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ کاروبار بھی دین کا اہم جز ہے۔ آج کے معاشی نظام میں نوجوان طبقہ اکثر مسابقت، مارکیٹ پریشر اور فوری منافع کے دباؤ میں آکر اخلاقی اصولوں سے دور ہو جاتا ہے۔ جھوٹ، ملاوٹ، غیر شفاف معلومات اور کم تولنے جیسے مسائل معاشی اعتماد کو متاثر کرتے ہیں۔ سیرتِ نبوی ان تمام مسائل کا حل ایک واضح اخلاقی فریم ورک کی صورت میں پیش کرتی ہے جس میں دیانت، شفافیت، عدل اور باہمی رضامندی کو بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے۔ اگر نوجوان نسل ان اصولوں کو اپنالیں تو نہ صرف ان کا کاروبار پائیدار ہو سکتا ہے بلکہ معاشی نظام میں اعتماد بھی بحال ہو سکتا ہے۔

3۔ ہنر مندی اور خود روزگاری

سیرتِ نبوی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خود روزگاری اور محنت کشی کو عظمت سے نوازا گیا اور صحابہ کرامؓ کو بھی محنت، کسبِ حلال اور خود انحصاری کی تعلیم دی گئی، تجارت میں دیانت و صداقت کا عملی پیغام دیا[xxiv]۔ عصرِ حاضر میں نوجوان نسل کا ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ روایتی روزگار (job market) پر زیادہ انحصار کرتی ہے، جبکہ روزگار کے مواقع محدود اور مقابلہ شدید ہے۔ اس صورتِ حال میں ہنر مندی (skill development) اور خود روزگاری (entrepreneurship) ناگزیر ہو جاتی ہے۔

سیرتِ نبوی اس حوالے سے ایک عملی ماڈل فراہم کرتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کی کمائی کو ترجیح دے اور محنت کو عزت سمجھے۔ اگر نوجوان نسل جدید ہنر (technical, digital, agricultural skills) کے ساتھ ساتھ سیرتی اصولوں کو اپنائے تو وہ نہ صرف معاشی خود کفالت حاصل کر سکتی ہے بلکہ دوسروں کے لیے روزگار کے مواقع بھی پیدا کر سکتی ہے۔

4۔ ریاست، تعلیمی اداروں اور منڈیوں کا کردار

نوجوان نسل کے معاشی مسائل کا حل صرف فرد کی سطح پر ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے ریاست، تعلیمی اداروں اور منڈیوں کا مربوط کردار ضروری ہے۔ سیرتِ نبوی میں ریاستِ مدینہ کا معاشی نظام اس بات کی بہترین مثال ہے کہ کس طرح ریاست نے منڈیوں کی نگرانی، انصاف کے قیام اور کمزور طبقے کے تحفظ کو یقینی بنایا۔ آپ نے بازار میں ناپ تول، قیمتوں کے استحصال اور غیر منصفانہ رویوں کی اصلاح فرمائی، جو اس بات کی دلیل ہے کہ ریاستی نگرانی ایک منصفانہ معاشی نظام کے لیے ضروری ہے۔

تعلیمی اداروں کا کردار یہ ہے کہ وہ نوجوانوں کو محض ڈگری نہیں بلکہ اخلاقی اور عملی معاشی تربیت فراہم کریں۔ اگر نصاب میں سیرتِ نبوی کے معاشی اصولوں کو عملی کیس اسٹڈیز کے ساتھ شامل کیا جائے تو نوجوان زیادہ مؤثر طور پر معاشی میدان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح منڈیوں کا کردار بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے جہاں شفافیت، منصفانہ مقابلہ اور اخلاقی کاروباری ماحول کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ جب یہ تینوں ادارے "ریاست، تعلیم اور مارکیٹ" ہم آہنگ ہو جائیں تو نوجوان نسل کے معاشی مسائل ایک منظم اور پائیدار حل کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔

5۔ اسلامی تجارتی اقدار کے احیاء کی ضرورت

عصر حاضر میں نوجوان نسل بے روزگاری، معاشی عدم استحکام، کاروباری مواقع کی کمی اور شدید مسابقت جیسے چیلنجز سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں بعض نوجوان فوری مالی منفعت کے حصول کے لیے غیر اخلاقی یا غیر شرعی ذرائع اختیار کرنے کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ اس صورتِ حال کا مؤثر حل صرف معاشی مواقع کی فراہمی ہی نہیں بلکہ اسلامی تجارتی اقدار کے احیاء میں بھی مضمر ہے۔ اگر نوجوانوں میں دیانت، امانت، صدق، شفافیت، عدل اور رزقِ حلال کا شعور پیدا کیا جائے تو وہ معاشی میدان میں نہ صرف کامیابی حاصل کر سکتے ہیں بلکہ معاشرے کے اعتماد اور استحکام میں بھی مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ حقیقی معاشی کامیابی کا معیار محض زیادہ دولت کا حصول نہیں بلکہ حلال کمائی، محنت، خود انحصاری اور اخلاقی کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تعلیمی اداروں، دینی مراکز، کاروباری تربیتی پروگراموں اور حکومتی سطح پر ایسی حکمتِ عملی اختیار کی جائے جو نوجوانوں میں اسلامی تجارتی اقدار کو فروغ دے۔ اس کے نتیجے میں ایک ایسی کاروباری نسل تیار ہو سکتی ہے جو معاشی ترقی کو اخلاقی ذمہ داری اور سماجی خدمت کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے قومی ترقی اور معاشرتی خوشحالی میں مؤثر کردار ادا کرے۔[xxv]

مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ نوجوان نسل کے معاشی مسائل کا حل محض مالی امداد یا روزگار کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ ایک جامع فکری، اخلاقی اور عملی اصلاح کا متقاضی ہے۔ سیرتِ نبوی اس حوالے سے ایک مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے جو معاشی تربیت، اخلاقی اصول، ہنر مندی اور ادارہ جاتی اصلاحات کو یکجا کرتی ہے۔

نتائجِ بحث

نوجوان نسل کو درپیش معاشی مسائل، جیسے بے روزگاری، کاروباری مواقع کی کمی، مہنگائی، معاشی عدم استحکام اور اخلاقی بحران، محض اقتصادی نوعیت کے مسائل نہیں بلکہ ان کے ساتھ تعلیمی، اخلاقی، فکری اور سماجی عوامل بھی گہرے طور پر وابستہ ہیں۔ ان مسائل کے پائیدار حل کے لیے صرف معاشی پالیسیوں یا مالی وسائل میں اضافہ کافی نہیں، بلکہ ایسی جامع تربیت کی ضرورت ہے جو نوجوانوں میں دینی اقدار، اخلاقی ذمہ داری اور عملی معاشی مہارت کو یکجا کرے۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ سیرتِ نبوی نوجوانوں کی معاشی رہنمائی کے لیے ایک متوازن اور قابلِ عمل نمونہ فراہم کرتی ہے، جس میں کسبِ حلال، محنت، خود انحصاری، دیانت، امانت، صدق، عدل، شفافیت اور سماجی ذمہ داری کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اصول نہ صرف انفرادی کردار سازی کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں اعتماد، معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کے فروغ میں بھی مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ موجودہ معاشی حالات میں نوجوانوں کی کامیابی کے لیے فنی مہارت، کاروباری صلاحیت اور خود روزگاری کی حوصلہ افزائی کو سیرتِ نبوی کی معاشی تعلیمات کے ساتھ مربوط کرنا ناگزیر ہے۔ تعلیمی اداروں، دینی مراکز، حکومتی اداروں اور تجارتی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کی معاشی تربیت میں نبوی اصولوں کو عملی سطح پر شامل کریں تاکہ ایک ایسی نسل تیار ہو جو معاشی طور پر خود کفیل، اخلاقی اعتبار سے مضبوط اور قومی ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

مصادر و مراجع

---

[i] https://data.worldbank.org/indicator/SL.UEM.1524.ZS

[ii] United Nations Development Programme (UNDP), Pakistan National Human Development Report 2017: Unleashing the Potential of a Young Pakistan (Islamabad: United Nations Development Programme Pakistan, 2018), 45.

[iii] Tarip, Iznan. "Theorizing Islamic Entrepreneurship from an Islamic Governance Perspective." *International Journal of Islamic and Middle Eastern Finance and Management* 17, no. 2 (2024): 274–291. https://doi.org/10.1108/IMEFM-05-2023-0172

[iv] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، حدیث 2072

[v] الاحزاب:21:33

[vi] القریش:1:106

[vii] عبد الملک بن ہشام، *السیرۃ النبویۃ*، تحقیق: مصطفیٰ السقا، ابراہیم الأبیاری، اور عبد الحفیظ شلبی، (قاہرہ: مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، 1955ء)، 1:187–205؛ صفی الرحمٰن مبارک پوری، *الرحیق المختوم* (ریاض: دار السلام، 2002ء)، 42–58

[viii] مودودی، ابوالاعلیٰ، معاشیاتِ اسلام، اسلامک پبلی کیشنز1969ء، ص99

[ix] البقرۃ:2:168

[x] البقرۃ:2:188

[xi] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، حدیث 1471

[xii] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب، حدیث نمبر1015، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، حدیث نمبر2072؛ کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، حدیث نمبر 1471

[xiii] مبارک پوری، صفی الرحمٰن، الرحیق المختوم (ریاض: دار السلام، 2002ء)، 58، 42

[xiv] ترمذی، ابوعیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء في التجار، حدیث نمبر 1209

[xv] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث نمبر 102

[xvi] بخاری، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بیّن البیعان ولم یکتما، حدیث نمبر2079، قشیری، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبي ﷺ: «من غشنا فلیس منا»، حدیث نمبر**102**، کتاب البیوع، حدیث نمبر1532

[xvii] المائدۃ، 2:5

[xviii] بخاری، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ في البیع والشراء، حدیث نمبر**2076**

[xix] طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الأوسط، تحقیق: طارق بن عوض اللہ بن محمد اور عبد المحسن بن ابراہیم الحسینی، (قاہرہ: دار الحرمین، 1415ھ / 1995ء)، حدیث نمبر 5937

[xx] قاسمی، احمد اللہ نثار، اسلام میں تجارت کی اہمیت، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ، ص32

[xxi] طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر، ناشر: مکتبۃ العلوم والحکم – الموصل، ج22، ص56

[xxii] Ali, Abbas J., and Mark Gibbs. "The Islamic Work Ethic and Business Practices: A Contemporary Analysis." *Journal of Business Ethics* 174, no. 2 (2021): 315–330.

[xxiii] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذي:1209، باب ماجاء في التجار، ج، ص507

[xxiv] دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن تمیمی، مسند الدارمی، تحقیق: حسین سلیم اسد دارانی، ناشر: دار المغنی للنشر والتوزیع، سعودی عرب، ج3، ص1652

[xxv] "Islamic Ethics in Business Development: Principles and Frameworks for Entrepreneurial Success." International Journal of Islamic Economics and Governance 2024.